جنسی ہراسانی؛ اسباب، اثرات اور سدباب۔ اسلامی اور مغربی قوانین کی روشنی میں تقابلی مطالعہ

(Sexual Harassment; Causes, Effects and Elimination-Comparative study of Islamic and Western Laws)

Kaleemullah bin Muhammad Jamil[1]
Dr. Qayyum Akhtar[2]
Muhammad Usman Khalid[3]

ABSTRACT:

Islam is not merely a religion, rather, Islam is a unique and comprehensive ideology that guides the life of human being in each and every field. The Islamic ideology consists of both the doctrine and system, to regulate life of human being. By the teaching of Islam, everyone in the Society has the right to live and work or do a job in such an environment that should be free from discrimination, bullying and harassment. In this Article, it has been discussed about the sexual harassment at work places its causes, effects and how to eliminate it. This can help to know more about the sexual harassment and what can someone can do if he/she being sexually harassed. By the research and experiments it is more clear that if someone is being sexually harassed, he/she might be stressed ,depressed or anxious .As a result losing confidence and self-esteem which is harmful for any society. By the sexual harassment a person may be less productive and unable to concentrate its job or duties. There may be some emotional effects and mental health effects. Some emotional effects are anger, fear, humiliation, shame, betrayal, guilt, violation and powerlessness and loss of control. It is estimated that 35% of women worldwide have experienced either physical and/or sexual intimate partner violence or sexual violence by a non-partner at some point in their lives. This human rights and peace and security problem has begun to be the focus of international attention, with efforts being made to prevent its occurrence, to respond to the survivors' needs and to address impunity for those responsible. There are many types and aspects of sexual harassment discussed in this article.

Keywords: *Sex harassment, sex, sexual nature, gender discrimination, workplace*

انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہونے والی ظلم وزیادتی کو کبھی بھی نہیں بھُلا پاتا، یہ ناانصافی ذہن کے کسی نہ کسی دریچے میں تکلیف دہ یاد ماضی بن کر بیٹھی رہتی ہے اور وقتاً فوقتاً اپنے موجود ہونے کا احساس دلاتی رہتی ہے، لیکن ہم اپنے آپ سے جھوٹ بولتے رہتے ہیں کہ ہاں ہم بہت مضبوط ہیں اور ہمیں کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا لیکن پھر آخر کار یہ آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے اور سب کچھ بہا کرلے جاتا ہے۔ میں نے یہاں ایک بہت عام سی بات کی ہے، مرد اور عورت کی تخصیص کیے بغیر، لیکن اگر میں یہاں تخصیص کرتے ہوئے جنسی ہراساں کیے جانے پر خصوصاً خواتین کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی بات کریں۔

1 . PhD Scholar, Departmnet of Arabic, The Islamia University of Bahawalpur
2 . Subject Specialist, GHSS Lal Sohanra, Bahawalpur
3 . PhD Scholr, Department of Islamic Studies, University of Engineering & Technology Lahore

تو یہ واقعات تقریبا تمام معاشروں میں پائے جاتے ہیں، جہاں کسی نہ کسی صورت میں جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے، یہ ہراسانی ،جسمانی اور بھی اخلاقی ہو سکتی ہے۔ جس کو ہراساں ہونے والا فرد (مرد و خواتین) ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ جس کو بھولنا اس کے لیے مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہوتا ہے۔ میں یہ کہنے پر حق بجانب ہوں کہ اکثر و بیشتر خواتین اس ناانصافی اور تکلیف دہ یاد کو، اُس سے منسلک خوف کو محض اس لیے اپنے اندر دفن کر لیا کہ 'لوگ کیا کہیں گے' معاشرے میں میری کیا عزت رہے گی۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ لوگ اس سے نظریں تو چرا سکتے ہیں لیکن اختلاف نہیں کر سکتے۔

پاکستانی معاشرہ میں عورتوں کو جنسی ہراساں کیا جانا آئے روز ٹیلی وژن اور اخبارات کی زینت بنا رہتا ہے، ایک تحقیق کے مطابق لاہور میں 58٪ نرسیں اور خاتون ڈاکٹروں کو جنسی ہراسانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[1] اسی طرح 2003ء میں عورتوں کے ملازمت کے معیار پر کی گئی ایک انکوائری رپورٹ جسے National Commission on the Status of Women Employment نے مرتب کیا۔ اس میں بتایا گیا کہ تقریباً 50٪ ایسی خواتین ہیں جن کو پبلک سیکٹر میں کام کرنے کے دوران ہراساں کیا گیا تھا۔[2] ایک اور تحقیق کے مطابق 2008ء سے 2010 تک ہراسانی کے تقریباً 24,119 کیس سامنے آئے۔ جن میں سے 520 ہراسانی کے تھے۔[3]

مندرجہ بالا اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ پاکستان میں عورتوں کو ہر قسم کی جنسی ہراسانی کا سامنا ہے جو کہ زبانی اور عملی بھی ہو سکتی ہے۔ ہراسانی کا عمل نہ صرف عورتوں کی مستقل ملازمت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے بلکہ ان کے کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں دیرپا نفسیاتی مسائل سے بھی دوچار کرتا ہے۔ ان حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے مقالہ ہذا میں جنسی ہراسانی، اسباب، اثرات اور سد باب۔ اسلامی اور مغربی قوانین کی روشنی تقابلی مطالعہ لیا گیا ہے۔

دراسہ سابقہ:

قرآن و سنت میں مرد و عورت کو ان کی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ کیا گیا ہے تاکہ ایک پر امن خاندان ایک پر امن معاشرے کو تشکیل دیں سکے۔ لہذا پاک و شفاف زندگی گزارنے کے لیے اسلام نے نکاح کا تصور دیا جو باحیاء زندگی گزارنے کا ایک حلال طریقہ ہے۔ دور حاضر میں جنسی ہراسانی اور جنسی تشدد کے واقعات زور پکڑتے جا رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے مختلف قسم کے تشدد سامنے آتے ہیں اور عورت مخصوص طور پر اس کی زد میں آتی ہے۔ جنسی ہراسانی ،اور جنسی تشدد کے حوالے سے بہت سے مفکرین و مصلحین نے مختلف انداز میں کام کیا ہے۔ جن میں چند قابل ذکر ہیں:

1- https://www.bbc.com/urdu/pakistan-(accessed on March2020)
2- Special report: Sexual harassment in workplaces in Pakistan(National Commission on the Status of Women Employment، July ء2008)
https://www.ncsw.gov.pk/career? (accessed on August 2019)
3- https://www.dawnnews.tv/news(, accessed on March2020)

بیسوی صدی میں حقوق نسواں کی تعبیر نو حقوق نسواں کی تحاریک کے افکار شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تحقیقی و تحلیلی جائزہ، مقالہ برائے پی ایچ ڈی مقالہ نگار ڈاکٹر حافظہ عائشہ مدنی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد1-اس میں مصنفہ نے جنسی تشدد پر بحث کی ہے لیکن اس کی وجوہات اور اسباب کو ذکر نہیں کیا اسی طرح The New Veils & New Voices: Islamist 2-M Tjmsland. Women Groups in Egypt" by K. Ask مصر میں چھپنے والے اس آرٹیکل میں جاب کرنے والی خواتین کے مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ اس میں جاب کے دوران جنسی ہراسانی کے مسائل اور ان کے تدارک کے مختلف پہلو بیان کئے گئے ہیں۔

Faith & the Freedom" by M. Afkhamii

مھناز افخمی ایران کی کابینہ میں ۱۹۷۶ تا ۱۹۷۸ وزیر رہی ہیں۔ انہوں نے خواتین کے حقوق کے لئے بہت کام کیا ہے۔ خواتین کے مسائل اور ان کے حل کے لئے تفصیلی مباحث شامل کی گئی ہیں۔ "The Daughters of Amazon: Voice from Central Asia" by Both Elmira and Murfa.3 اسی طرح The Muted Voices of Women Interpreter" by Bothania Shabaan.4

-اس میں خواتین کو مردوں کے برابر حقوق دینے کی بات کی گئی ہے اور خصوصاً خواتین کے مسائل کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔ ایک یورپین ادارہ ہے جو وقتاً فوقتاً اسی طرح کے موضوعات پر رپورٹ شائع کرتا ہے۔

Women and Islam: Gendering The Middle East Emerging perspectives" by Dr. Kandioti.5

Syracuse University Press کے تحت ۱۹۹۶ میں شائع ہونے والی ۱۹۲ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں مڈل ایسٹ کے معاشرے میں خواتین کے جنسی مسائل اور اس پر ثقافت اور سیاست کے اثرات بیان کئے گئے ہیں۔

"Workplace Harassment": Psychological Effect and Coping Strategies in Public and Private Organizations of Lahore-Pakistan by Nighat Yasmin Social Welfare and Bait-ul-Maal Department Punjab, Pakistan.[6]

1-ڈاکٹر حافظہ عائشہ مدنی, بیسوی صدی میں حقوق نسواں کی تعبیر نو حقوق نسواں کی تحاریک کے افکار شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تحقیقی و تحیلی جائزہ(، مقالہ برائے پی ایچ ڈی مقالہ نگار، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)

2- K. Ask M Tjmsland mThe New Veils & New Voices: Islamist Women Groups in Egypt" (Ali Book House karachi)

3- Both Elmira and Murfa ,The Daughters of Amazon: Voice from Central Asia". House of Commons , London , published on 23 October , 2018

4- Bothania Shabaan.,The Muted Voices of Women Interpreter" (Dubai International Academic City, 345015 United Arab Emirates)

5- Dr. Kandioti, Women and Islam: Gendering The Middle East Emerging perspectives".. New York University. Sept.

6- Workplace Harassment": Psychological Effect and Coping Strategies in Public and Private Organizations of Lahore-Pakistan by Nighat Yasmin Social Welfare and Bait-ul-Maal Department Punjab, Pakistan(Access on December 2019)

موضوع کے اعتبار سے بہت اچھی کاوش ہے، جس میں کام کاج یا جاب کے مقامات، آفس، فیکٹریز وغیرہ میں کام کرنے والی خواتین کے مسائل اور ان کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور اس سے پیدا ہونے والے نفسیاتی مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔

.An exploratory Study of Sexual Harassment in Pakistani organization by Faiza Ali ,Lahore University of management Sciences, March -2015. 1

محترمہ فائزہ علی کی چالیس صفحات پر مشتمل یہ تصنیف لائق تحسین ہے جس میں پاکستان کے ساتھ ساتھ مسلم آبادی والے دوسرے ممالک میں بھی خواتین کے ساتھ جنسی ہراسانی کے واقعات اور ان کا تدارک بیان کیا گیا ہے۔

. Handbook on sexual Harassment of Women at Workplace ,(prevention , prohibition and Redressal) Act , 2013. Ministry of Education Govt. of India , 2015. 2

حکومتِ ہندوستان کے تحت منسٹری آف وومین اینڈ چائلڈ ڈویلپمنٹ کی وساطت سے شائع ہونے والے اس کتابچہ میں جاب کی جگہوں پر ہندوستان میں خواتین کے ساتھ ہونے والی بے ضابطگیوں اور زیادتیوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اور ایک ایکٹ مرتب کیا ہے کہ کس طرح خواتین کے ساتھ ہونے والی جنسی ہراسانی اور جنسی زیادتیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

State Regulation of Sexual Harassment , by Rachel Farkas and others , co-operation of EEOC-Equal Employment opportunity Commission , USA , 2017.3

امریکہ میں مصنفین کی پانچ رکنی کمیٹی نے ملک بھر میں ہونے والے جنسی ہراسانی کے واقعات کی روک تھام کے لئے ایک تفصیلی کتاب لکھی۔ جس میں اس قسم کے جرائم کے لئے عدالتی سزاؤں کا تعین بھی کیا گیا ہے۔

11.Sexual Harassment of women and girls in Public Places (6th report of Session 2017-19), House of Commons , London , published on 23 October , 2018.4

اسلوبِ تحقیق:

مقالہ ہذا میں بیانیہ و تقابلی طریقہ تحقیق اپنایا گیا ہے، مذید یہ کہ جنسی ہراسانی کے موضوع پر اسلامی اور مغربی قوانین کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے جو کہ تجزیاتی طریقہ تحقیق (Analytical Research) ہے۔

جنسی ہراسانی کا مفہوم:

جنسی زیادتی کو جنسی بدسلوکی یا جنسی تشدد بھی کہا جاتا ہے۔ جنسی زیادتی کو بیان کرنے والے الفاظ جیسا کہ زنا بالجبر (ریپ) اور جنسی بدسلوکی کے ایک عمومی معنی ہوتے ہیں۔ جو روزمرہ گفتگو کے دوران استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور ایک مخصوص معنی ہوتے ہیں، جو خاص فوجداری جنسی جرائم کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ 1

1- Faiza Ali An exploratory Study of Sexual Harassment in Pakistani organization ,Lahore University of management Sciences, March -2015.

2- Handbook on sexual Harassment of Women at Workplace ,(prevention , prohibition and Redressal) Act , 2013. Ministry of Education Govt. of India , 2015.

3- State Regulation of Sexual Harassment , by Rachel Farkas and others , co-operation of EEOC-Equal Employment opportunity Commission , USA , 2017.

4- Sexual Harassment of women and girls in Public Places (6th report of Session 2017-19), House of Commons , London , published on 23 October , 2018

کام کی جگہ پر خواتین کو گھورنا، اور کبھی کبھار چھونا، ناپسندیدہ ٹیکسٹ پیغامات بھیجنا، ذو معنی باتیں کرنا، سب جنسی ہراسانی میں شامل ہ۔2
'جنسی زیادتی کا مطلب ہے کوئی بھی ایسا جنسی یا جنسیت زدہ فعل جس سے کوئی شخص ناگواری ڈر یا خوف محسوس کرے۔ کوئی ایسا رویہ جس کے لیے ایک شخص نے آمادگی نہ ظاہر کی ہو یا پھر اس نے اس کا انتخاب نہ کیا ہو"۔3

جنسی ہراسانی پاکستانی قانون کی روشنی میں:

جنسی ہراسانی سے مراد کوئی بھی ناخوشگوار جنسی تعلق جنسی میلان کی استدعا کرنا یا کوئی زبانی یا تحریری مراسلت یا جنسی نوعیت کے عملی اقدام یا جنسی تذلیل جیسا رویہ مراد ہے۔ کام کی انجام دہی میں مداخلت کا سبب بننا یا خوفناک مخالفانہ یا جارحانہ ماحول پیدا کرنا یا مذکورہ بالا تقاضا پورا نہ کرنے پر مستغیث کو سزا دینے کی کوشش کرنا یا ملازمت کو اس فعل سے مشروط کرنا ہے۔4

جنسی ہراسانی سے مراد کسی مرد یا عورت کو زنا کرنے پر اتنا مجبور کرنا کہ اس مرد یا عورت کو خلاف ورزی کرنے کی صورت میں جان سے مارے جانے کا یقینی خدشہ ہو ۔5

انسداد ہراسانی ایکٹ 2010ء میں جنسی ہراسانی کی یوں وضاحت کی گئی ہے۔

> " کوئی ناپسندیدہ جنسی پیش قدمی، جنسی استدعا یا دیگر زبانی یا تحریری روابط یا جنسی نوعیت کا جسمانی طرز عمل، یا جنسی تذلیل خوف وہراس یا جارحانہ و مخالفانہ ماحول پیدا کرنا جو کام کی انجام دہی میں رکاوٹ بنے، یا مذکورہ مدعا پورا نہ کرنے پر مستغیث کو سزا دینا یا اس کی بنیاد پر ملازمت کی پیش کش کرنا " ۔6

اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مذکورہ رویہ ادارے، کام کی جگہ پر ناقابل قبول ہو گا، اس میں دفتر سے باہر کوئی جاننے والا، رابطہ یا پیدا شدہ صورت حال بھی شامل ہے جو دفتری کام یا دفتر کی سرگرمی سے منسلک ہو۔ اس ایکٹ کے تحت اختیار کا ناجائز استعمال، مخالفانہ ماحول، اور انتقامی کارروائی وہ تین زمرے ہیں جن کی بنیاد پر ہراساں کرنے والے کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے۔ معاملے کے

1-http://www.snehamumbai.org/documents(Access on December 2019)

2 - رضوان عطا، سہاگ (لاہور، سلطانیہ پبلیشرز، ۲۰۱۶ء) ص:19۔

3L.Guidance for employers (Access on December 2019)

4 - مسودہ تشدد سے تحفظ خواتین بل پنجاب اسمبلی, قانون نمبر 31، 2015ء.... تمہیدی کلمات اُردو متن

5 - ڈاکٹر، تنزیل الرحمن، مجموعہ قوانین اسلام، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2005)127۔

6 - خالد رحمٰن، خواتین، خاندان اور پارلیمان، ۱۲۳۔

حل کے لیے تحقیقاتی کمیٹیوں اور محتسب وغیرہ کے بارے تفصیلات درج ہیں۔ سرزنش سے برخاستگی تک مختلف سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ تمام آجروں کے لیےلازم ہے کہ وہ جنسی ہراسانی سے متعلق قواعد وضوابط کو نمایاں طور پر چسپاں کریں۔

جنسی ہراسانی مغربی قانون کے مطابق

The Act had been defined what constitutes sexual harassment under section2 (n) and states that any of the following (directly or implication) shall mean sexual Harassment:

Physical contact and Advancesجسمانی تعلق قائم کرنا)A demand or request for sexual Favors.جنسی عمل)

1. . جنسی عمل کے لئے کوئی الفاظ ادا کرنا.Making sexually colored remarks کی درخواست کرنا

اس کے علاوہ کسی طرح کا بھی جسمانی، زبانی یا اشارہ کنایہ سے جنسی عمل کی طرف ناچاہتے ہوئے راغب کرنااس ایکٹ میں جنسی ہراسانی کامفہوم واضح ہے کہ کسی دوسرے کو جنسی عمل کے لئے اکسانے کے کسی بھی طریقے کو اختیار کرنامثلاً جنسی عمل کی درخواست کرنا، فحش مواد دکھانایا بھیجناوغیرہ۔ یہ زبانی الفاظ سے بھی ہو سکتاہے یاکسی اشارہ یاکنایہ سے بھی۔

'' It seems from this definition that the function of harassment may be a verbal or non-verbal conduct. Hence, there is written an example for harassment:

A statement in a case where the plaintiff requested defendant No. 1 to instruct the attendants to switch off the A. C. Machine, but in reply defendant No. 1 said "…come close to me, you will start feeling hot", can also be construed to be sexual harassment".2

(جنسی طور پر ہراساں کرنازبانی طور پر بھی ہوسکتاہے اور اشارہ کنایہ سے بھی۔ زبانی طور پر ہراساں کرنے کی ایک مثال دی گئی ہے، مثلاایک فرد کہتاہے اے سی بند کردوتو اسے جواب ملتاہے کہ میرے قریب آجاو تمہیں "گرمی"(Hot) محسوس ہوناشروع ہوجائے گی۔)

اس لئے جنسی ہراسانی کے عمل کا آغاز محض زبانی طور پر بھی ہو سکتاہے،اور پھر بات بڑھتے بڑھتے جسمانی اور حقیقی جنسی عمل تک ہراساں کیاجا سکتاہے. محض زبانی طور پر بھی جنسی ہراسانی کے عمل کا آغاز ہوتا ہے،اور پھر بات بڑھتے بڑھتے جسمانی اور حقیقی جنسی عمل تک ہراساں کیاجا سکتاہے،زبانی طور پر ہراساں کرنے کی ایک مثال دی گئی ہے، مثلاایک فرد کہتاہے اے سی بند کردوتو اسے جواب ملتاہے کہ میرے قریب آجاو تمہیں "گرمی"(Hot) محسوس ہوناشروع ہوجائے گی۔

تجزیہ:

اہل مغرب کے ہاں جنسي ہراساني کے لئے بار بار ایک لفظ استعمال ہو رہاہے وہ ہےunwanted یعنی ایک فرد کی رضامندی کے بغیر جنسی ہراسانی کا عمل ہوتاہے۔ دوسرے الفاظ میں اگر رضامندی اور باہمی افہام وتفہیم سے ایسے اعمال کئے جائیں تو اس پر کوئی قانون حرکت میں نہیں آتا۔اس وقت خرابی کا احساس کیاجاتاہے جب ایک فرد احتجاج کرتاہے۔ پھر اس کو جرم سمجھا جاتاہے وگرنہ نہیں۔ جبکہ اسلام میں نامحرم مرد و

1- Encyclopedia Americana: U.S.A,Grolier Inc,N.D, Vol.29 (Woman Sufferage By Esther W.Hymer) P 103-

2 . Albert Davit Limited vs. Anuradha Chowdhury and Ors, (2004) 2 CALLT 421 -

عورت اگر باہمی رضامندی سے بھی جنسی عمل کریں یا اس راستہ کو اختیار کریں تو اسے قابل مواخذہ بھی سمجھا جاتا ہے اور جرم کی نوعیت کے مطابق سزائیں اور حدود موجود ہیں۔ لہذا جنسی ہراسانی کا مکمل طور پر تصور اہل مغرب سے لینے کی بجائے خود اس کی حدود مقرر کرنے چاہئیں۔

جنسی ہراسانی کی اقسام

1- جنسی طور پر ہراساں کرنا۔

کسی مرد یا عورت کو جنسی طور پر مجبور کرنا، اس کے لیے مختلف قسم کے حربے استعمال کرنا کیسی چیز کا لالچ دینا یا زبردستی جنسی عمل کے لیے مجبور کرنا شامل ہے۔ جنسی زیادتی اور جنسی جذبات کا اظہار ایک ہی چیز نہیں ہیں۔ جنسی زیادتی سے مراد ایسا ان چاہا جنسی رویہ یا جنسی عمل ہے جس میں اختیار کا استعمال کرنے اور کسی کے انتخاب کے حق کو رد کرنے کے لیے خوف، جبر یا طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جنسی زیادتی یا بد سلوکی ایک ہی بار ہونے والا واقعہ بھی ہو سکتا ہے یا پھر تشدد کے ایک سلسلے کی کڑی بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے مختلف قسم کے اثرات ہو سکتے ہیں جیسا کہ جسمانی، جذباتی اور نفسیاتی اثرات کے۔ جنسی ہراسانی حسب ذیل شکلیں لے سکتی ہے:

- کوئی بھی غیر ضروری اور مشتعل کرنے والی جنسی پہل۔
- جنسی طور پر نامناسب تبصرے کرنا۔1
- واضح طور جنسی اعمال کو دیگر ملازمین کے سامنے لانا۔
- غیر ضروری چھونا۔2

2- ان چاہا جنسی رابطہ غیر قانونی جنسی ہراسانگی

جنسی ہراسانگی میں ان چاہا جسمانی رابطہ بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی ساتھی کارکن، یا سپروائزر آپ کو چھو کر یا ارادتاً آپ کے خلاف آزما کر ان چاہا رابطہ شروع کرتا ہے تو اس سے جنسی ہراسانگی کے زمرے میں آسکتا ہے۔ مثالیں:

- ایک مرد ساتھی کارکن بار بار اپنی ساتھی خاتون کارکن کو ناک اور کندھوں پر ہاتھ پھیرنے کی کوشش کرتا ہے، ساتھی خاتون کارکن کے اس سے یہ کہنے کے باوجود بھی کہ وہ اسے نہ چھوئے۔
- کمپنی کا بحال کردہ ایک وینڈر کمپنی کے ملازمین کے سامنے اپنے آپ کو جنسی انداز میں چھوتا یار گڑتا ہے۔
- کسی مشترکہ جگہ میں کام کرتے ہوئے، ایک ملازم جنسی انداز میں ایک ساتھی کارکن کے سامنے بار بار رگڑتا ہے۔

---

1 -الدهلوي، محمد يعقوب، **ضمانات حقوق المرأة الزوجية**(المدينة النبوية، عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية،1424هـ). 421-

2 - ایضا

- چونکہ اس قسم کی جنسی ہراسانگی ملازمت کے فیصلوں پر مشتمل نہیں ہوتی ہے لہذا ہراساں کرنے والا ضروری نہیں ہے کہ آپ کا باس ہی ہو۔ساتھی کارکنان، وینڈرز اور حتیٰ کہ ماتحت افراد بھی ان چاہے جنسی برتاؤ کے قصور وار ہو سکتے ہیں۔ ۔[1]

جنسی ہراسانی کی وجوہات

اسلام دین فطرت ہے اس میں ہر قسم کی معاشرتی، معاشی، سیاسی اور عائلی مسائل کا حل موجود ہے۔اسلام نے عائلی نظام کو جن خطوط پر استوار کیا ہے اور اسے صحیح طریقے پر چلانے کے لیے جو تعلیمات وہدایات دیے ہیں۔ اگر ان پر پورا پورا عمل کیا جائے تو جنسی ہراسانی جیسے قبیح عمل سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے بلکہ کسی کو اپنی حق تلفی کا احساس ہوتا ہے نہ کسی کو دوسرے پر بے جا تشدد کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس لیے جنسی ہراسانی کی روک تھام کے لیے چند اسلامی تعلیمات و اقدار کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے جن پر عمل پیرا ہو کر جنسی ہراسانی کا سد باب ممکن ہو گا۔

مخلوط معاشرت

جنسی ہراسانی کا سب سے بڑا سبب مخلوط نظام ہے، آج اس اختلاط نے معاشرے کو بربادی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ جرائم کا 90 فیصد حصہ اختلاط کا نتیجہ ہے۔ اسکولوں، کالجوں، بازاروں، دوکانوں، سڑکوں، پارکوں، پروگراموں اور بھیڑ بھار (رش والی) والی تمام جگہوں میں مرد وزن ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ عورتوں کی خود مختاری (Women's Empowerment) کے نام پہ عورتوں کو مردوں کی طرح ہر منصب پہ فائز کیا گیا۔ جسکی وجہ سے دنیا کی حالت کیا سے کیا ہو گئی سب کے سامنے ہے۔ اختلاط نے زنا کو بڑھاوا دیا، بے پردگی کو عام کیا، عورتوں کی عزت کو نیلام کیا، عشق و محبت کو پروان چڑھایا، بچے، بچوں میں فحاشی کا تصور پیدا کیا، اسقاط حمل، عورتوں کا قتل کروایا اور ان کے حقوق وواجبات کو پامال کیا۔ اسلام نے مردوں کو عورتوں سے پردے کی اوٹ سے بات کرنے کا حکم دیا تاکہ عورتوں کو تحفظ فراہم ہو اور مردوں کے دل میں غلط خیال نہ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ.[2]

ترجمہ: اور جب تمہیں ازواج نبی سے کوئی چیز مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے رہ کر مانگو۔ یہ بات تمہارے دلوں کے لئے بھی پاکیزہ تر ہے اور ان کے دلوں کے لئے بھی۔ جو اسلام عورتوں سے پردے کی اوٹ سے سوال کرنے کا حکم دیتا وہ عورتوں کو کھلے بال، ننگے چہرہ، چست لباس، دل لبھا انداز اور پر فتن زیبائش کے ساتھ مردوں میں کیسے کام کرنے کی اجازت دے گا؟ عورت پردے کا نام ہے۔ وہ سراپا عفت و عصمت اور حیائے مجسم کا

---

1 – https://www.workingnowandthen.com(Access on July 2019)

2-القرآن 33: 53

پر تو ہے۔ اسے نظر نیچی رکھنے، حجاب لگانے، اجنبی سے پردے سے بات کرنے، راستے میں کنارے سے چلنے، مردوں کے میلان کا سبب نہ بننے اور اجنبی سے خلوت نہ کرنے کا حکم ملا ہے، ان باتوں پہ چلنے سے اختلاط اور اس کے سنگین نتائج سامنے نہیں آئیں گے۔1

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

"لا يخلُوَنَّ رجلٌ بامرأةٍ ؛ فإنَّ الشيطانَ ثالثُهُما" –2

(کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نشینی نہ کرے کیونکہ ان دونوں کے بیچ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔)

اس حدیث سے ذرا اندازہ لگائی جائے کہ جن کے درمیان شیطان ہوگا وہ لوگ شیطانیت میں کس حد تک گر سکتے ہیں؟

بے پردگی:

جنسی ہراسانی کا دوسرا بڑا سبب بے پردگی ہے، اس میں خواتین کے لئے بے پردگی نمایاں ہے۔ عورتوں کی عفت و پاکدامنی میں شرعی حجاب کا بڑا عمل دخل ہے۔ آیت حجاب کے نزول سے پہلے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں حجاب کا خیال پیدا ہو گیا۔ اور آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ اگر آپ امہات المومنین کو پردہ کا حکم دیتے تو اچھا ہوتا۔ اور پھر آیت حجات نازل ہو گئی۔ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

" يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا" –3

اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے۔

آیت کا صاف مفہوم یہ ہے کہ عورتیں اپنی چادریں اچھی طرح اوڑھ لپیٹ کر ان کا ایک حصہ، یا ان کا پلو اپنے اوپر سے لٹکا لیا کریں، جسے عرف عام میں گھونگھٹ ڈالنا کہتے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" لعنَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ ؛ المتشبِّهاتِ بالرِّجالِ منَ النِّساءِ والمتشبِّهينَ بالنِّساءِ منَ الرِّجالِ" –4

"رسول ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی خواتین اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے، ایک صحابیہ نے ننگے سر حج کرنے کی منت مانی تو نبی ﷺ نے سر ڈھانپنے کا حکم دیا جبکہ اس نے نذر مانی تھی۔ روایت کے الفاظ اس طرح ہیں۔

1-وہبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، (الریاض: دار ابن الجوزي- 1995م) 1:584۔

2-ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، مصنف عبد الرزاق، (بیروت: المكتب الاسلامي–1403ھ) 6:393 حدیث: 3054۔

3-القرآن 33: 59

4-ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، الجامع ترمذی، کتاب الباس، باب المتشبّهاتِ بالرِّجالِ (ریاض: مکتبہ دار السلام) حدیث: 2784۔

"عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ , فَأَتَى عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: " مَا هَذِهِ؟ " قَالُوا: نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: " إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا , مُرُوهَا فَلْتَرْكَبْ , وَلْتُهْدِ بَدَنَةً " –1

(عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا) میری بہن نے یہ منت مانی ہے کہ وہ ننگے سر پیدل چل کر حج کریں گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور پوچھا اس کا کیا ماجرا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ منت مانی ہے کہ وہ ننگے سر پیدل چل کر حج کریں گی، آپ نے فرمایا: اس کو سوار ہونے اور سر ڈھانپ کر حج کرنے کا حکم دو اور ایک جانور ذبح کرے)۔

اسلامی تعلیمات سے دوری

اسلام ایک عالمگیر اور ہمہ گیر دستورِ حیات ہے انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، سیاسی ہو یا اخلاقی، معاشرتی ہو یا معاشی جس کے متعلق دین اسلام میں اصول رہنمائی موجود نہ ہوں۔ انسان کی زندگی میں معاشی معاملات کی اہمیت کی وجہ سے دین اسلام نے مضبوط بنیادوں پر استوار نظام زندگی متعارف کروایا اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر شعبہ زندگی میں جامع اور مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے، لیکن جب اسلامی تعلیمات سے دوری اختیار کی جاتی ہے۔ تو معاشرہ بہت بے راہ رویوں میں دھنس جاتا ہے، جنسی ہراسانی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کو باپردہ رہنا چاہیے اور غیر محرم مردوں کے میل جول سے دور رہنا چاہیے جیسا کہ قرآن کریم اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

" يَا بَنِىْ آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاساً يُوَارِىْ سَوْءَ اتِكُمْ وَرِيْشاً وَلِبَاسُ التَّقْوَىَ ذَلِكَ خَيْرٌ "-2

"اے بنی آدم ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس نازل کیا ہے جو تمہاری ستر پوشی بھی کرتا ہے اور زینت کا باعث بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس (تو اس سے بھی) بہتر ہے"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

" يَا بَنِىْ آدَمَ خُذُواْ زِيْنَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ "3

"اے بنی آدم ہر نماز کے وقت (تم سب لباس کے ذریعہ) اپنے آپ کو آراستہ کیا کرو اور کھاؤ پیو اور بے جا خرچہ نہ کرو، بے شک اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

" أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ "-4

"یا پھر وہ بچے جو خواتین کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہیں ہوئے ہوں"

1- محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحجّ، باب مَن نَذَرَ المَشْيَ إِلَى الكَعْبَةِ (ریاض: مکتبہ دارالسلام 2008ء) حدیث 1866 –
احمد بن محمد بن سلامۃ بن عبد الملک بالطحاوی، شرح مشکل الآثار (بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ 1494م)، 338:5

2- القرآن، ۷:۲۶

3- القرآن، ۷:۳۱

4- القرآن، 31:24

اگر معاشرہ اسلامی تعلیمات کی پابندی کرے تو یقیناً اس جنسی ہراسانی کے مرض بچ سکتا ہے۔

وہبۃ الزحیلی اپنی کتاب "الفقہ الاسلامی وادلتہ "ستر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

" ستر بدن کے اس حصہ کے چھپانے کو کہا جاتا ہے جس کا چھپانا نماز میں نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کے کھلے ہونے کی حالت میں نماز ہی نہیں ہو گی۔ عورت کا پورا بدن سوائے تین اعضاء کے ستر میں داخل ہے، یہ تین اعضاء چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم ہیں ۔ انسان کے جسم کا وہ حصہ جسے "ستر" کہا جاتا ہے، اسے چھپانا ابتداء ہی سے فرض ہے" ،1

لباس اتنا ہلکا اور باریک نہ ہو کہ جسم اندر سے نظر آئے:

" يَا أَسْمَاءُ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا"-2

"حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسماء بنت ابو بکرؓ ، رسول اللہ (ﷺ) کے پاس حاضر ہوئیں تو ان کے اوپر باریک کپڑے تھے حضور اکرم (ﷺ) نے ان سے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا کہ اے اسماء جب عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے (بالغ ہو جائے) تو اس کے لئے درست نہیں ہے کہ اس کے جسم سے سوائے اس کے اور سوائے اس کے دکھائی دے اور اشارہ فرمایا ان کے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف (کہ بالغ عورت صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں تو کھول سکتی ہے اس کے علاوہ پورا جسم چھپانا ضروری ہے)

" عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَعَلَى حَفْصَةَ خِمَارٌ رَقِيقٌ. فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَاراً كَثِيفاً. "3

"حضرت علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائیں انہوں نے باریک ڈوپٹا اوڑھا ہوا تھا حضرت عائشہ نے اسے پھاڑا اور انہیں موٹا ڈوپٹا پہنایا۔"

"عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ، فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً ، فَقَالَ: اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ، فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ:وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا "-4

"حضرت دحیۃ بن خلیفہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے پاس ایک مرتبہ قبطی کپڑے آئے تو آپ ﷺ نے اس میں سے ایک قبطی کپڑا مجھ کو عطا کیا اور فرمایا کہ اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر لیا۔ ان میں سے ایک کا کرتہ بنالیا اور دوسرا اپنی اہلیہ کو دے دینا وہ اس کا ڈوپٹا بنائے گی۔

1۔ وہبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، 1: 584

2- سلیمان بن الاشعث ابو داود سجستانی:، سنن ابو داود، کتاب الباس، بابٌ فیما تُبدِی الْمَرْأَةُ مِن زِینَتِهَا (ریاض سعودیہ دار السلام ۲۰۰۶ء) حدیث، 4104 -

3- صنعانی:، مصنف عبد الرزاق، 6:393 حدیث 11339

4- عبد اللہ بن معتق السھلي، أحكام اللمس في الطهارة (بیروت، لبنان، دار الکتب ۱۹۹۲ء) 1:458

پھر جب میں واپس ہونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنی بیوی کو ہدایت دینا کہ قبطی کپڑے کے نیچے ایک اور کپڑا لگالے تاکہ اس کپڑے کے باریک ہونے کی وجہ سے اس کے بال اور جسم نظر نہ آئیں۔"

لباس اتنا تنگ اور چست نہ ہو جس سے جسم کی ہیت اور ابھار معلوم ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا» -"1

"رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دوزخیوں کے دو گروں ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایک گروہ تو ان لوگوں کی مانند کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو ناحق ماریں گے اور دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، مگر حقیقت میں ننگی ہوں گی، وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود مردوں کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہلتے ہوں گے۔ ایسی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور دور سے آتی ہے۔"

مردوں سے مشابہ لباس نہ ہو: حضرت ابوہرہ روایت کرتے ہیں:

"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ"2

"نبی کریم ﷺ نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو زنانہ لباس پہنے، اسی طرح اس عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے جو مردانہ لباس پہنے۔"

انٹرنیٹ کا غیر مناسب استعمال

موجودہ دور کی ٹی وی سے کہیں زیادہ آگے بڑھی ہوئی ایک عام وبا انٹرنیٹ ہے۔ جسے کمپیوٹر کے پردے پر دیکھا اور سنا جاسکتا ہے' اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس کی بدولت ساری دنیا سمٹ کر ایک چھوٹے سے کمپیوٹر میں جمع ہو جاتی ہے' اس کے ذریعے انسان دنیا جہاں کے اخبارات کو صرف ایک بٹن دبا کر پڑھ اور سن سکتا ہے' دنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھے ہوئے اپنے عزیز' دوست یا رشتہ دار کو ایک پیسہ خرچ کیے بغیر پلک جھپکنے سے پہلے اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے' صرف دو سیکنڈ میں کسی سے بھی ویڈیو پر بات کر سکتا' دنیا کی ہر لائبریری کی کتابیں پڑھ سکتا' کسی بھی اسلامی ویب سائٹ میں جا کر مختلف زبانوں میں' دنیا کے مشہور و معروف علماء کرام کی تقریر سن سکتا اور ان کے فتاوے اور کتابوں سے استفادہ کر سکتا ہے غرض کہ دنیا کی لاکھوں ویب سائٹس اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ اس کی ایک ہلکی جنبش کی منتظر رہتی ہیں کہ وہ کب انہیں حکم کرے اور وہ اس کی خدمت میں پیش ہوں۔

1- ابوالحسین مسلم بن الحجاج مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الباس، بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ (ریاض سعودیہ دارالسلام ۲۰۰۰ء) حدیث 7425،

2- سلیمان بن الاشعث ابوداود سجستانی:، سنن ابوداود، کتاب الباس، بَابٌ فِي لِبَاسِ النِّسَاءِ، حدیث، 4098

لیکن ان تمام خوبیوں کے باوجود انٹرنیٹ ایک ایسا آزاد میدان ہے۔ جس کے لیے انسان دنیا نے آج تک کوئی ضابطہ اخلاق ' قاعدہ اور قانون نہیں بنایا' بلکہ ہر انسان کو یہ آزادی ہے، کہ وہ اپنی ایک آزاد ویب سائٹ کھول کر اس میں جو چاہے مواد ڈال دے یہی وہ کھلی چھوٹ ہے جس کی وجہ سے بے شمار خوبیوں والا انٹرنیٹ انسانیت کے لیے نقصان کا سبب بن گیا۔ لیکن افسوس ہمارے معاشرہ بچوں کو پوری چھوٹ دے رکھی ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر جو چاہے دیکھیں' انہوں نے کبھی اس کی پرواہ ہی نہیں کی کہ ہماری اولاد کہیں اس کا غلط استعمال تو نہیں کر رہی ہے جانٹرنیٹ کیفے (میں جانے کی خوشی خوشی اجازت دے رکھی ہے اور نہیں اس بات پر فخر بھی ہے کہ ان کی اولاد انٹرنیٹ پر بھی کا کرتی ہے۔1

معاشی مجبوریاں:

بہت سی معاشی مجبوریاں بھی نوجوانوں کو جنسی جرائم کی دنیا میں لے آتی ہیں۔ منشیات اور نفسیاتی مسائل بھی نوجوانوں کو جرائم کی دلدل میں اترنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اور معاشی طور پر مستحکم نہ ہونا بھی بعض اوقات کسی بھی نوجوان کو وقتی فائدہ کے حصول کی خاطر جنسی عمل کی دنیا میں لے آتا ہے۔ یوں وہ پوری زندگی جرائم کی دنیا میں گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ امر کی شدید ضرورت ہے، نوجوانوں کو مناسب روزگار مہیا کیا جائے یا ان کی فنی تعلیم دی جائے تاکہ وہ اپنا روزگار چلا سکے۔ اور ایسے جرائم سے محفوظ رہے۔

خواتین کا حق ملکیت نا ہونا:

بسا اوقات خواتین جب معاشی طور پر مضبوط نہیں ہوتی تو وہ بھی جنسی عمل کی طرف میلان کرتی ہیں، اسی لیے ضروری ہے کہ عورتوں کو ان کے حقوق کے مطابق معاشی طور مستحکم کیا جائے۔

ایم عبد الرحمٰن خان، اپنی کتاب "عورت انسانیت کے آئینے میں" رقمطراز ہیں کہ

(ایک مسلمان عورت اپنے خاوند کے ساتھ رہ کر اجتماعی زندگی بسر کرنے کے باوجود اپنی زرودولت ، مال و متاع اوراملاک وجائیداد کی خود مختار مالک ہوتی ہے۔ اور شرعی حدود کے اندر رہ کر اپنی مرضی کے مطابق اپنے تصرف میں لاسکتی ہے اور مرد کو اس کے تصریفات میں دخلیل ہونے کا کوئی حق نہیں پہنچتا ہے)۔2

اسپر مسٹر جسٹس آفتاب حسین "Status of Islam" میں لکھتے ہیں:

"Islam set ladies and man on a similar balance in financial autonomy, property rights and legitimate procedure. She may follow any authentic calling, keep her profit, acquire property and discard her having a place voluntarily ".1-

---

1- محمد انور، اولاد اور اسلام، (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۶ء): ۱۸۰۔

2- ایم عبد الرحمٰن خان، عورت انسانیت کے آئینے میں، (لاہور: مکتبہ ثناء اللہ خان، 1957ء): 145

"اسلام نے مرد اور عورت کو معاشی آزادی، مالی حقوق اور قانونی طریق کار میں مساوی درجہ دیا ہے۔ وہ کوئی بھی جائز پیشہ اختیار کر سکتی ہے۔ اپنی آمدنی کی مالک بن سکتی ہے۔ وراثت میں حصہ پاسکتی ہے اور اپنی مرضی سے ملکیت میں تصرف کر سکتی ہے۔"

اسی طرح مزید مسٹر جسٹس آفتاب حسین "Status of woman in Islam" میں لکھتے ہیں:

''The property of woman just as her profit previously or after her marriage are exclusively her own and her husband or some other guardian doesn't have any interest for or seizing over it. " 2-

"عورت کی جائیداد اور اس کی کمائی خواہ شادی سے پہلے کی ہو یہ بعد کی وہ صرف اسی کی ملکیت ہوتی ہے اور اس کے شوہر یا کسی اور سر پرست کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس میں کوئی تصرف کر سکے"

سید امیر علی اپنی کتاب "Muhammadan Law" میں مزید فرماتے ہیں:

(When she has obtained actual possession over her husband's property under her claim for dower she cannot be dispossessed from it, unless the dower is paid to her or is paid up from the income of property)).3-

"جب عورت کو شوہر کی طرف سے حق مہر مل گیا تو اب اس سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اسے ہر حال میں حق مہر ملے گا اور شوہر کی جائیداد یا مال سے اس کی ادائیگی ہو گی۔"

جنسی ہراسانی کے اثرات:

خودکشی

جنسی ہراسانی کے بعد بلیک میل کیا جاتا ہے، جس سے متاثرہ فرد معاشرے میں جینے سے ڈرتا ہے اس میں اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کے خوف سے وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہوتا ہے، آئے روز ایسے واقعات اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ جس وجہ سے خواتین میں خودکشی کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ ہم صرف مثال کے لیے 20 مئی 2019 نوائے وقت کی ایک خبر نقل کر رہے ہیں۔

" فیس بک پر بلیک میلنگ سے تنگ آکر لڑکی نے خودکشی کرلی متوفی لڑکی کے ورثاء کا کہنا ہے ان کی بیٹی کی ایک تحریر سے بلیک میلنگ کا انکشاف ہوا۔ لڑکی سے ملنے والے آخری خط میں یہ انکشاف ہوا کہ بلیک میلرز نے ایڈٹ شدہ تصاویر اس کے منگیتر کو بھیجی جس کی وجہ سے اسکی منگی ٹوٹ گئی۔ 50 ہزار روپے دینے کے باوجود بھی بلیک میلر نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا، مزید رقم مانگتے رہے"۔4

---

1 – Aftab Husain, Dr. Justis, Status of Women in Islam, law publishing co,1987, P.20131

2 – Giant , Joseph,Women in Rural Society,New Brunsarik New jersey, P.173

3 – Ameer Ali,Sayed Muhammadan Law, Karachi,1982,vol 2, P.408,409

4 –روزنامہ نوائے 20 مئی 2019

خوف وہراس

جنسی ہراسانی کے نفسیاتی اسباب میں سے خواف ہراس، پریشان رہنا، ذاتی اور خاندانی مسائل پر گہری سوچ بچار کرنا تکلیف دہ یادوں کے بارے میں سوچتے رہنا انسان کو غصیلا بنادیتا ہے۔

مسلسل غصہ میں رہنا

جنسی ہراسانی کا شکار ہونے والا فرد ہمیشہ انتقام لینے کی خاطر غصہ میں رہتا ہے، اس کا زیادہ غصہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے، کہ جنسی ہراسانی کا شکار ہونے والا افراد خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ اگر ہم نے غصہ نہ کیا تو لوگ ہمیں دبالیں گے یا ہماری بات کو اہمیت نہیں دیں گے۔ علم، نفسیات کی روشنی میں دیکھ لیں، غصہ شخصیت کی نشوونما کو روک دیتا ہے اور کردار میں منفی اور تخریبی اثرات پیدا کرتا ہے۔ غصہ معدے کے نظام اور اعصابی نظام کو بری طرح بگاڑ دیتا ہے۔ خون میں ایک زہریلا مادہ پیدا کر دیتا ہے، چہرے پر رونق ختم ہو جاتی ہے، آنکھوں اور ہونٹوں میں تازگی ختم ہو جاتی ہے۔ معدے اور اعصاب میں خرابی اور خون میں زہر کی ملاوٹ جسم کو مختلف امراض میں مبتلا کیے رکھتی ہے۔1

ا۔نقطہء نظر کو بہتر بنانا (Revamping The Approaches)

ایسے مقامات جہاں مرد وزن اکٹھے جاب کرتے ہوں وہاں اپنی سوچ وبچار، خیالات انتہائی اعلیٰ اور پاکیزہ اخلاقی بنیادوں پر استوار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

The requirement to dramatically reduce harassment is to revamp our approaches to workplace training. Current education is simply not effective. Many employees have no training in harassment.2

اپنی جاب / سروس کی جگہ پر ماحول کو اس قدر بہتر بنایا جائے کہ جنسی ہراسانی کا موقع ہی میسر نہ ہو۔ موجودہ تعلیم اس کے لیے کارآمد اور اثر پذیر نہیں ہے، بہت سارے ملازمین کو اس طرح کی کوئی تربیت نہیں دی جاتی لہذا سوچ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

۲۔ جاب کے مقامات کو بہتر انداز میں ترتیب دینا (Make our workplaces better)

جنسی ہراسانی کے تدارک کے لئے جاب والے مخلوط مقامات کا انتظام بہتر اور مثبت انداز میں کرنا چاہیے تاکہ جنسی ہراسانی کے کم سے کم مواقع سامنے آسکیں۔

(Such training must be designed to be engaging and even entertaining. After all, it's to make our workplaces better, not make them even more of a drudge. Such training must focus on the subtleties and nuances of harassment and on the underlying gender issues. It must create a

---

1-شاہین، حکیم محمد اسلم، **سنتیں اور ان کی برکتیں**،(لاہور: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز)243

2 -Michael Kaufman, Ph.D,Thesis'' woman harassment''2016125.mk@michaelkaufman.com(accessed on July 2019)

climate where staff members feel encouraged to speak out against harassment and to seek support).

یعنی جنسی ہراسانی کو کم سے کم کرنے کے لیے تربیت بہت ضروری ہے، کسی طرح بھی genders میں فرق اور امتیاز نہیں چاہیے، کسی ایک gender کو احساس کمتری یا احساس برتری حاصل نہ ہو ایسا ماحول ترتیب دیا جائے جس میں تمام افراد جنسی ہراسانی کے خلاف بول سکیں اور بالآخر بہتر ماحول اور ساز گار فضا بنانے میں مدد مل سکے۔

۳۔ سٹاف کی مؤثر اور مسلسل تربیت (More effective And Continuous training)

اگر سٹاف کے لئے مؤثر تربیت کا بندوبست کر لیا جائے تو انتظامیہ کے لئے اس طرح کے مسائل کو سمجھنا اور کنٹرول کرنا آسان ہو جائے گا۔ ہمیں اپنی جاب کی جگہ کو مثبت نتائج کی حامل، زیادہ محفوظ اور ہر کسی کے لئے مسرور کن بنانا ہو گا۔

(Once we do more effective training and give managers a better understanding of the issue and the skills to deal with it, we will have workplaces that are more productive, safer, and more welcoming to all)).1

Michael Kaufman خلاصہ کے طور پر رقمطراز ہیں

effective training اور بہتر تربیت یافتہ منیجر کی مہارت سے جنسی ہراسانی کم سے کم کی جا سکتی ہے، اور اس سے ماحول زیادہ بہتر، زیادہ محفوظ اور زیادہ دل کش بن سکتا ہے۔

۴۔ احتسابی ماحول (Employers Accountable Movements)

پہلے سے طے شدہ اصول و ضوابط ہوں کہ اگر کسی طرح کی بھی قانون کی خلاف ورزی ہوئی، چاہے وہ جنسی ہراسانی یا ان چاہی جنسی عمل پر مبنی ہو، ان پر جزا اور سزا لاگو ہو گی۔ اور اس عمل کے لئے قرار واقعی سزا کے عمل سے گزرنا ہو گا۔ اس طرح کے ضابطوں سے جنسی ہراسانی کے واقعات میں خاطر خواہ کمی لائی جا سکتی ہے۔

Yes, the harasser needs to be accountable.[2]

یعنی جنسی ہراسانی کو ختم کرنے کے لیے ملازمین کے درمیان احتساب کا عمل جاری کرنا چاہیے۔

۵۔ کام کی جگہ پر جنسی ہراساں کرنے سے متعلق حفاظت کو مضبوط بنانا

(Strengthening Workplace Sexual Harassment Protections)

اس طرح کے اقدامات جنہیں بہت سارے ملکوں نے پہلے ہی نافذ کیا ہے یا اس کو لاگو کرنا شروع کر دیا ہے، ان کی وجہ سے کارکنوں کی زیادہ تعداد کو تحفظ فراہم ہو گا۔ ملازمین کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ہراساں کرنے والوں کو احتسابی عمل سے گزرنے کی صلاحیت میں بہتری بھی پیدا ہو گی۔

---

1 ۔ Michael Kaufman, Ph.D,Thesis'' woman harassment''2016125.mk@michaelkaufman.com(accessed on July 2019)

2-https://www.forbes.com/sites/melissarowley(accessed on august /2018)

These initiatives, which many states have already implemented or begun to explore, would expand protections to greater numbers and types of workers, improve victims' ability to hold employers and individual harassers accountable. 1

جنسی ہراسانی کے خلاف تعارف اور تربیت کا ایک بہتر انداز Michael Kaufman نے پیش کیا ہے۔ جنسی ہراسانی کو قابو کرنے میں یہ متذکرہ بالا امور مدد ومعاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

جدید رپورٹ

جنسی ہراسانی کے خلاف تعارف اور تربیت کا عمل کئی ملکوں نے شروع کر دیا ہے جس سے جنسی ہراسانی سے بچنے میں مدد ملے گئی، لہذا جنسی ہراسانی سے بچنے کے لیے محفوظ اور کڑا احتسابی عمل جاری کرنا چاہیے۔ حال ہی میں جنسی ہراسانی کے تدارک کے لئے بی۔بی۔سی نے ایک تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس کو Equality and Human Rights Commission (EHRC) نے مرتب کیا تھا۔ اس میں درج ذیل سات نکات بیان کئے گئے ہیں۔

1۔ ایسی پالیسیاں مرتب کرنے کی ضرورت ہے جو جنسی ہراسانی کے خلاف اثر انداز ہو سکیں۔

2۔ دفاتر وغیرہ میں کام کرنے والے افراد کو مصروف رکھا جائے۔

3۔ جنسی ہراسانی کے خطرات کو کم کرنا۔

4۔ اگر کہیں جنسی ہراسانی کا واقعہ رونما ہو تو اس کے تدارک کے لئے ایک رپورٹ سسٹم موجود ہونا۔

5۔ سٹاف کی اعلیٰ تربیت کا اہتمام کرنا۔ (Deliver training)

6۔ اس بات کا اہتمام کرنا کہ جب کوئی شکایت درج ہو تو کیا عمل درآمد کیا جائے گا۔

7۔ اس بات کی معلومات رکھنا کہ متاثرین جنسی ہراسانی یا کسی بھی دیگر افراد سے کس طرح کا برتاؤ کیا جائے گا۔

الغرض اسلام کی تعلیمات کے مطابق اگر ایک فرد کے اندر تقویٰ، پرہیز گاری اور دوسروں کی عزت کی حفاظت کا عنصر پیدا ہو جائے تو معاشرہ بہت سی افراتفری حتی کہ جنسی ہراسانی جیسے قبیح عمل سے پاک صاف ہو سکتا ہے۔ جبکہ مغربی تعلیمات میں دینی اور خدا خوفی والی بات عمومی طور پر نہیں بتائی گئی۔ وہ جنسی ہراسانی کے تدارک کے لئے زیادہ تر زور تربیت پر دیتے ہیں اور آفس یا کام والی جگہوں (Work Place) پر مصروفیت کا درس دیتے ہیں تاکہ اس عمل کے لئے کم سے کم مواقع میسر آئیں اور معاشرہ درست اور مثبت بنیادوں پر استوار ہوتا چلا جائے۔

---

1 . This project is supported by Grant No. 2015-SI-AX-K002 awarded by the Office on Violence Against Women, U.S. Department of Justice.

نتائج:

1. جنسی ہراسانی کا اصل سبب اسلامی تعلیمات سے دوری ہے۔
2. جنسی ہراسانی کا تصور اور عمل مغربی دنیا کے وارد ہوا۔
3. مخلوط نظام تعلیم اور دفاتر کے مخلوط نظام کی وجہ سے جنسی ہراسانی کا عمل شروع ہوا۔
4. جن ممالک میں شعائر اسلام کی پابندی کے قوانین لاگو ہیں وہاں جنسی ہراسانی کا کوئی تصور نہیں ہے۔
5. اہل مغرب میں جنسی ہراسانی کا تصور بہت محدود ہے۔ جو کے شریعت اسلامیہ کے قوانین سے متصادم ہے۔
6. جنسی ہراسانی کے زیادہ تر عوامل اور جرائم مغربی معاشرے میں موجود ہے۔
7. اہل مغرب پر بھی عیاں ہو رہا ہے، کہ جنسی ہراسانی کے جرم پر خاطر خواہ حد تک قابو پایا جائے جس کے لیے وہ مختلف و قوانین مرتب کر رہے ہیں۔
8. پاکستان میں جنسی ہراسانی سے بچاو کے لیے باقاعدہ طور پر ایکٹ منظور ہو چکا ہے۔
9. پاکستانی قوانین میں جنسی ہراسانی کے سلسلہ میں مختلف جرائم کے اعتبار سے سزائین اور حدود متعین ہیں۔
10. بہترین اسلامی، اخلاقی اور اعلی معاشرتی تربیت سے جنسی ہراسانی جیسے قبیح عمل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

سفارشات:

- جنسی ہراسانی کے خلاف قوانین کو متحرک کیا جائے۔ احتساب کا عمل بلا تفریق اور خوف و خطر کے لاگو ہونا چاہیے۔ جنسی ہراسانی کے خلاف چارہ جوئی کے لئے فوری انصاف فراہم کرنے والی خصوصی کورٹس قائم کی جائے۔
- خواتین ورکرز کے تمام آئینی و قانونی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے، جس کے تحت خواتین کے علیحدہ ادارے، ریسٹ روم ،ڈے کیئر سنٹر، وغیرہ وغیرہ جیسی سہولیات انہیں حاصل ہوں۔
- اسلامی دنیا کو جنسی ہراسانی کا تصور، تعارف اور اس کی تمام ضروری تفصیلات خود مرتب کرنی چاہیے۔
- Anti-Harassment Training. کا بندوبست کیا جائے۔
- پرائمری سکول ایجوکیشن سے ہی گرلز اور بوائز کلاسز کا الگ الگ بندوبست ہو جائے تو بہت اچھا رہے گا۔
- سوشل میڈیا کے بہتر استعمال کی تربیت کے لیے تعلیمی عمل میں اس عنوان کو باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
- انٹرنیٹ کی ایسی تمام ویب سائیٹس پر سختی سے پابندی (Ban) لگائی جائے جن سے جنسی آوارگی اور جنسی ہراسانی کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔
- جنسی ہراسانی کے تدارک کے لیے فوری طور اساتذہ کرام کو تربیت دی جائے ،تاکہ اس قبیح عمل کی خرابی کی Awareness عام ہو جائے۔